کی قرآنی حکمت اور اسلوب کے مطابق نہیں۔ اسلام سے وابستگی اور احساس نعمت ہدایت کے سہارے ہی عقائد کی اصلاح ہونا چاہیے اور ممکن ہے سورۃ مناظرہ بازی اور تکفیر و تضلیل و تفسیق کے لاحاصل کام میں امت پارہ پارہ ہو جائے گی' حاصل کچھ نہ ہو گا۔

"جو ہمارے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ ہم میں سے ہے"۔ اس اصول کو ملحوظ رکھ کر امت مسلمہ کی اصلاح و احیا کا کام ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کی کہانی قرآن میں پڑھ لیجیے' تمام اصول و رموز آپ پر آشکار ہو جائیں گے۔

جماعت اسلامی اس راہ پر گامزن ہے۔ اس سے عقیدہ توحید کی صحت' اور شرک و بدعت کے استیصال کی راہ بنے گی۔ (ع-ہ)

قطع رحمی کی گنجائش

ونخلع ونترک من یفجرک کی عملی تشریح کیجیے۔ نیز یہ بتائیے کہ اسلام میں قطع رحمی کی گنجائش کن حالات میں ہے؟

نخلع ونترک ایک دعا ہے' اس کے عملی انطباق کی تفصیلات قرآن و سنت کی نصوص اور نبی کریم ؐ اور صحابہ ؓ کے عمل سے متعین ہوں گی۔

فاسق و فاجر مسلمان تو پھر مسلمان ہے' کافر و مشرک لوگوں سے تعلقات کے بارے میں بھی قطع رحمی اور ترک تعلق کی ہدایت نہیں کی گئی۔ قطع رحمی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ قرآن مجید نے یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ اور یَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ کو دو بالکل بنیادی متضاد صفات کے طور پر بیان کیا ہے جو جنت یا دوزخ کا مستحق بناتی ہیں۔ کافر و مشرک والدین اگر شرک پر زور دیں تو صرف اس معاملے میں ان کی اطاعت نہ کرنے کا حکم ہے' اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں معروف کے مطابق حسن سلوک کرنے کا حکم ہے (سورۃ لقمان)۔ مکہ میں ہجر جمیل کی ہدایت کی گئی' یعنی خوبصورتی سے' بغیر کسی بدنما صورت کے الگ رہو۔ یعنی دل کا تعلق نہ رکھو۔ سورۃ ممتحنہ کی آیت واضح ہے جن لوگوں نے گھر بدر نہیں کیا' قتال نہیں کیا' ان کے ساتھ بر (نیکی اور وفا) اور قسط کا برتاؤ کرو۔

مسلمان فاسق و فاجر ہو تو بھی مسلمان ہے۔ کافر کے بارے میں جو احکامات ہیں' مسلمان کم سے کم ان کا وہ بدرجہ اتم مستحق ہے۔ لیکن مسلمان سے کینہ نہ رکھنا' مسلمان سے تین دن سے زیادہ بول چال ترک نہ کرنا' (اور یہ نہیں بیان کیا کہ یہ لازماً صالح اور متقی مسلمان ہو) اس کی حمایت و نصرت کرنا' اس کی ستر پوشی کرنا ——— یہ سب قرآن و سنت کے احکام ہیں۔ (خ-م)

وسوسوں سے چھٹکارا

میں ایک وسوسوں کا مارا ہوا انسان ہوں' جس خیال کو میں برا سمجھ کر رد کرتا ہوں' وہ بار بار آ جاتا ہے۔ کبھی نہایت مختصر عرصے کے لیے دل کو ایمان سے لبریز پاتا ہوں لیکن پھر وہی حالت ہو جاتی ہے۔ پریشان ہوں' کہیں میرے دل پر مہر تو نہیں لگا دی گئی۔ دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ کتنے اطمینان سے ہیں تو دل مزید بجھ سا جاتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ وسوسوں پر پکڑ نہیں' یہ ایمان کی نشانی ہیں۔ ان کی طرف دھیان نہیں دینا چاہیے۔ میرے بارے میں قرآن و سنت کا کیا حکم ہے۔ کیا میں کبھی ان وسوسوں سے چھٹکارا پا سکوں گا؟

آپ کو ہر بات کا علم ہے' اور صحیح علم ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ وسوسے ایمان کی نشانی ہیں۔ وسوسوں پر آپ کو پریشانی اور اضطراب ہے' یہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ چیز ہے۔ وسوسوں سے چھٹکارا یا نجات ممکن نہیں۔ ایک یہی اختیار تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دیا ہے۔ عمل پر کوئی آپ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ اس لیے یہ سوال کہ کیا مجھے کبھی چھٹکارا ملے گا' لایعنی سوال ہے۔ جواب ہے کہ نہیں۔

ہر چیز کی ایک غذا ہوتی ہے جس سے وہ قوی ہوتی ہے اور اس کی نشوونما ہوتی ہے' جس طرح انسان کی کھانے پینے سے' درخت کی پانی کھاد سے۔ وسوسوں کی غذا ہے توجہ اور اس کی پروا اور اس کے بارے میں سوچنا۔ آپ کوئی توجہ نہ کریں' لاپروا ہو جائیں' ان کے بارے میں نہ سوچیں' وہ خود اپنی موت مر جائیں گے۔ جتنا آپ نکالنے کی کوشش کریں گے وہ قوی ہوں گے۔ اس لیے کہ آپ کی توجہ اس پر ہو گی۔ اس لیے علاج یہ ہے کہ آپ بالکل کوئی دوسری چیز سوچنا شروع کر دیں۔ توجہ خود بخود ہٹ جائے گی۔ وسوسہ مر جائے گا یا اس وقت کے لیے فرار ہو جائے گا۔

اللہ کو یاد کریں' اعوذ باللہ پڑھیں' اس کے احسانات اور اس سے ملاقات کو یاد کرنا شروع کر دیں' اپنے کو کسی کام میں لگا دیں۔ بے فکر ہو کر عمل کرتے رہیں۔ اللہ بھلا کرے گا۔ (خ - م)

کہاں کا قصد کیا --- چل پڑے کہاں کے لیے

۱۔ آپ کے خیال میں قیام پاکستان کے کیا مقاصد تھے؟

۲۔ کیا آج کا پاکستان اقبال کے خواب کی تعبیر ہے؟

۳۔ موجودہ حالات کے تناظر میں' پاکستان کے مستقبل کے بارے میں آپ کیا پیش گوئی کر سکتے ہیں؟ مستقبل کو تابناک بنانے کے لیے کیا تدابیر ہو سکتی ہیں؟

۱۔ قیام پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ ہندو پاکستان کے سارے کے سارے مسلمان ایک اقلیت کی